انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمی بہ

الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ

مولفہ

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ متوفی سنہ ۸۵۲ھ

مترجمہ

فقیر عبد الحمید اٹاوی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

سنہ ۱۳۴۳ھ ہجری

در مطبع نظام دکن واقع بازار عیسی میان بلدہ حیدرآباد دکن طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احادیث مندرجہ رسالہ ہذا کا مختصر مگر ضروری ترجمہ

(۱) کتاب الطہارت

ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف اور مسند میں کہا حمران مولی (آزاد غلام) عثمان بن عفان سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جاڑے کی رات کو مجھ سے وضو کا پانی منگوایا اور آپ نماز کے لئے مسجد جانا چاہتے تھے۔ میں پانی لایا آپ نے منہ اور ہاتھ خوب دھوئے میں نے عرض کیا بس کیجئے پورا پورا وضو ہو چکا آج کی رات بہت سردی ہے آپ نے فرمایا (ہمکو) کیا تم پانی ڈالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "جو بندہ پورا[1] وضو کرتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ اس کے اگلے[2] اور پچھلے گناہ بخشدیتا ہے۔" ابوبکر احمد بن علی مروزی (امام) نسائی کے استاد اور امام بزار (مشہور محدث) رحمہما اللہ نے مسند میں اس حدیث کو نکالا اور اصل حدیث صحیحین[3] میں ہے لیکن ان دونوں کتابوں میں وما تاخر "اور پچھلے گناہ" کا لفظ نہیں ہے۔

(۲) کتاب الصلوٰۃ

ابوعوانہ اسفرائنی نے مستخرج میں کہا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موذن کی اذان سنکر یہ کہے[4] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

---

[1] یعنی اعضاے وضو کو خوب اچھی طرح دھوتا ہے۔ ۱۲ مترجم [2] فقیر مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ گو ظاہر حدیث کل گناہ کو شامل ہے مگر علماء نے صغائر کو خاص کیا ہے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالےٰ کی ایک روایت میں کبائر کا استثناء کیا گیا ہے۔ ۱۲۔ [3] یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔ ۱۲۔ [4] یعنی میں بقیہ ص ۱۶

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں"۔ مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالےٰ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا مگر ان کی روایت میں وَمَا تَاَخَّرَ یعنی "اور پچھلے گناہ" کا لفظ نہیں ہے۔

(۳) صلوٰۃ التسبیح

ابوداؤد نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میرے چچا کیا میں آپ کو نہ دوں کیا آپ کے ساتھ بھلائی نہ کروں کیا آپ کو دس باتیں نہ سکھاؤں جب آپ ان کو کریں تو اللہ (عزوجل) آپ کے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے، چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے گناہ بخشدے (وہ دس باتیں یہ ہیں کہ) چار رکعات پڑھیئے ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی ایک سورہ پڑھئے۔ جب پہلی رکعت میں قرأۃ سے فارغ ہوں تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیئے پھر رکوع میں دس دفعہ یہی کلمات کہئے پھر رکوع سے سر اٹھاکر دس بار کہئے پھر سجدہ میں جاکر دس بار کہئے پھر سجدہ سے سر اٹھاکر دس مرتبہ کہئے پھر سجدہ میں جاکر دس دفعہ کہئے پھر سجدہ سے سر اٹھاکر دس بار کہئے تو ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا چار رکعتوں میں ایسا ہی کیجئے (یعنی چار رکعتوں میں ان کلمات کو ۳۰۰ مرتبہ کہئے) اگر آپ سے ہوسکے تو ہر روز ایک مرتبہ یہ نماز پڑھا کیجئے اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کیجئے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر مہینہ میں ایک دفعہ پڑھا کیجئے۔ اگر یہ (بھی) نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک دفعہ پڑھا کیجئے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ میں اللہ کے رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی (یا رسول) ہونے پر اور اسلام کے دین کو قبول کرنے پر خوش ہوں ۱۲ مترجم عفی عنہ۔

پڑھ لیجئے"! مولف رحمہ اللہ نے کہا ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اور دوسری احادیث بھی اس کی شاہد ہیں۔[۱]

[۱] ہدی المحمود شرح سنن ابوداؤد میں ہے کہ ابو داؤد اور منذری نے اس حدیث سے سکوت کیا اور بہت آئمہ حدیث نے اس کو حسن کہا اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو قرأۃ خلف الامام میں نقل کیا اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوع کہنے میں مبالغہ سے کام لیا اور بیان کیا کہ موسیٰ بن عبد العزیز اس کی اسناد میں مجہول ہے۔ مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن معین اور نسائی رحمہما اللہ نے موسیٰ بن عبد العزیز کی توثیق کی اور اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی وغیرہم رحمہم اللہ نے روایت کیا۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعہ میں فرمایا ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس نماز تسبیح کی حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ اور سیوطی رحمہ اللہ نے لآلی المصنوعہ فی احادیث الموضوعہ میں کہا ہے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث (یعنی یہ حدیث) کو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور حاکم نے اور ابو رافع کی حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ابن عباس کی حدیث میں کچھ خوف نہیں وہ حسن کی شرط پر ہے اس واسطے کہ اس کی قوت کے لئے بہت شاہد ہیں اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات میں ذکر کرنے سے برائی کی ہے حالانکہ ابو داؤد نے ابن عمرؓ سے اسناد لا باس بہٖ (جس میں کوئی مضائقہ نہیں) سے ذکر کیا ہے اور حاکمؒ نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے روایت کیا اور امالی الاذکار میں کہا کہ تسبیح کی نماز ابن عباس ان کے بھائی فضل اور ان کے دونوں بیٹوں اور عباس اور عبد اللہ بن عمر اور ابو رافع اور علی بن ابی طالب اور ان کے بھائی جعفر اور ام سلمہ اور ایک انصاری مرد رضی اللہ عنہم سے وارد ہوئی ہے پھر انہوں نے سب کی تخریج کی ہے بعد اس کے کہا اس حدیث کی تصحیح یا تحسین ابن مندہ اور الآجری اور خطیب اور ابو سعید السمعان اور ابو موسیٰ مدینی اور ابو الحسن بن مفضل اور منذری اور ابن الصلاح اور نووی اور سبکی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور لآلی المصنوعہ فی احادیث الموضوعہ میں ہے کہ حافظ علائی نے کہا یہ صـ۱۸

(۴) نماز میں آمین کہنے کی فضیلت

ابن وہب نے مصنف میں کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق (برابر۔مل) ہو جائیگی اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جائینگے"۔ مسلم اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو نکالا مگر اس میں "ما تاخر" یعنی پچھلے گناہ کا لفظ مذکور نہیں۔

(۵) چاشت کی نماز کی فضیلت

آدم ابن ایاس نے کتاب الثواب میں کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو ضحیٰ (چاشت) کی نماز کی دو رکعت ایمان اور ثواب کی راہ (نیت) سے پڑھے اس کے لئے اللہ (جل جلالہ) دو سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دو سو گناہ دور اور دو سو درجے بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ قصاص کے سوا بخشے جاتے ہیں"۔ مولف رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کی اسناد بہت ضعیف ہے۔

حدیث صحیح ہے یا حسن ہے اور شیخ سراج الدین نے تدریب میں بھی ایسا ہی کہا زرکشی نے کہا ابن عقیلی نے کہا نماز تسبیح میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے اور ابن عربی نے کہا اس باب میں کوئی حدیث صحیح اور حسن نہیں ہے لآلی المصنوعہ میں کہا حق یہ ہے کہ اس حدیث کے سب طرق ضعیف ہیں اور ابن عباس کی حدیث حسن کی شرط کے قریب ہے مگر بسبب فردیت اور عدم تابع اور شاہد بوجہ معتبر اور مخالفت ہیئت باقی نمازوں کی شاذ ہے ۱۲ مترجم کان اللہ له

[۱] فقیر مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ میں فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا یہ کذب ہے جھوٹ ہے اور اسکی اسناد مظلم اور مجہول ہے۔

(۶) جمعہ کی نماز کے بعد قراۃ کی فضیلت

ابو عبد الرحمن سلمی نے کہا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو امام کے جمعہ کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اور اپنے پاؤں موڑنے سے پہلے سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو سات سات بار پڑھے اللہ (عزوجل) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیگا اور اس کو ان لوگوں کے اعداد و شمار کے برابر جو اللہ (تعالیٰ) پر اور آخری دن (قیامت) پر ایمان لائے ہیں ثواب ملیگا"۔ ابن اسعد قشیری نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اور اس (حدیث) میں ضعف ہے۔[۱]

(۷) روزے کی فضیلت

امام احمد نے مسند میں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قیام[۲] کرنے کا حکم فرماتے مگر تاکیدی حکم نہ فرماتے اور فرماتے "جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کی راہ سے قیام کرے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں"۔ اور امام نسائی نے سنن کبیر میں کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کی راہ سے قیام کرے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جائینگے"۔ اور ابو قتیبہ کی روایت میں یہ ہے "اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جائیں گے" اور جو شب قدر میں ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرے اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں"۔ اور ابو قتیبہ کی روایت میں "اور پچھلے گناہ" کا لفظ بھی وارد ہے۔

---

۱ امام نووی رحمہ اللہ نے اربعین میں فرمایا ہے کہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے ۱۲ مترجم غفرلہ۔ ۲ قیام سے مراد تراویح یا تہجد کی نماز ہے ۱۲

(۸) شب قدر میں قیام کرنے کی فضیلت

امام احمد نے مسند میں کہا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان کے آخری دہے میں شب قدر ہوتی ہے جو کوئی ان (رمضان کے آخری دہے کی) راتوں میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے اور شب قدر طاق یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں میں سے کسی ایک رات میں ہے حافظ ابن حجر نے کہا اس کی رجال ثقات ہیں اور یہی حدیث ایک دوسری سند سے ان ہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بدیں الفاظ مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا وہ رمضان میں ہے اس کو آخری دہے کی طاق راتوں یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں یا آخری رات میں سے کسی ایک رات میں تلاش کرو۔ اور جو کوئی شب قدر میں ایمان اور ثواب کی راہ سے قیام کرتا ہے پھر اس کو پالیتا ہے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور طبرانی نے اس حدیث کو معجم میں اسی کے مانند روایت کیا۔

(۹) عرفہ کے دن کے روزہ کی فضیلت

حافظ (الحدیث) ابو سعید نقاش نے امالی میں کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عرفہ[۱] کے دن کا روزہ رکھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں[۲]۔ اور صحیح مسلم میں ثابت ہوا ہے کہ یہ روزہ (دو برس یعنی) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جس سے شاید یہ مراد ہو کہ اس کے

[۱] یعنی ۹ ذی الحجہ ۱۲ [۲] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(۱۰) مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت

(امام) ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن میں کہا ام سلمہ محل مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے "جس نے مسجد اقصیٰ (جو بیت المقدس میں ہے) سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں[1] یا اسکے واسطے جنت واجب ہوجاتی ہے"۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی شعب الایمان میں اس حدیث کو یوں روایت کیا کہ "اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے" اور امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو تاریخ کبیر میں روایت کیا مگر اس میں وما تاخر یعنی "اور پچھلے گناہ" کا لفظ نہیں ہے۔

5.5 26

(۱۱) حج خالص کی فضیلت

ابونعیم نے حلیۃ (الاولیاء) میں کہا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے "جو شخص[2] اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کو حج کو آتا ہے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس کے واسطے وہ دعا کرتا ہے مقبول ہوتی ہے"۔ اور ابوعبداللہ بن مندہ نے امالی میں کہا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب حاجی اپنے گھر سے (حج کرنے کی نیت سے) نکلتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور اگر حج کرنے سے پہلے مرجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو حج کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر زندہ بچے یہاں تک کہ حج پورا کرے تو اسکے

---

[1] یہ شک عبداللہ راوی کی طرف سے ہے یوں کہا "اسکے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں یا یوں کہا کہ اسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے" ۱۲

[2] تبشیر العاصی میں ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور غریب وہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہ میں روایت

اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس سفر میں ایک درم خرچ کرنا اللہ جل جلالہ کے دوسرے راستہ میں ایک لاکھ درم خرچ کرنے کے برابر ہے۔" اور ہم نے ابو حفص عمر بن شاہین کی کتاب ترغیب کے جزسابع سے ایک اور حدیث روایت کی ہے کہ احمد بن منیع نے مسند میں جابر رضی اللہ عنہ سے نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اپنا حج پورا کیا اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے۔" ابو یعلی نے اس حدیث کو نکالا اور قاضی عیاض نے شفا میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ "جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور قیامت کے دن اس کا حشر امن والوں میں ہوگا۔"

(۱۲) فضل قراۃ آخر سورہ حشر

ابو اسحٰق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے سورہ حشر کی آخری آیات پڑھیں اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے۔"

(۱۳) اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کی فضیلت

مکارم الاخلاق میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اپنے فرزند کو ناظرہ قرآن سکھاتا ہے (پڑھاتا ہے) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

ے اس حدیث کی سند ضعیف ہے ۱۲ ے یعنی کسی کی غیبت نہ کرے چغلی نہ کھائے گالی نہ دے برا بھلا نہ کہے ۱۲ ے مار پیٹ نہ کرے یا ہاتھوں سے کوئی اور طرح ستائے ۱۲ ے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ ے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے

(۱۴) تسبیح تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

ام ہانی رضی اللہ عنہا جو بکثرت (نفلی) روزے رکھا کرتیں (نفلی) نماز پڑھا کرتیں (نفلی) صدقہ خیرات دیا کرتیں سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے انہوں نے آپ سے اپنے ضعف اور کمزوری کی شکایت کی آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتاؤنگا جو ان عبادات کا عوض ہو جائے۔ سو مرتبہ سبحان اللہ کہو تو تم کو ایسے سو بردے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا جو مقبول ہوں۔ اور سو بار الحمد للہ کہو تو اتنا اجر ملیگا جیسے تم نے سو اونٹ قربانی کئے اور وہ قبول بھی ہو گئے۔ اور سو دفعہ اللہ اکبر کہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے "جو شخص سمندر میں چالیس موجوں کو گنے اور اللہ اکبر کہے تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں کیونکہ موجیں گناہوں کو جھڑا دیتی ہیں"۔

(۱۵) عکا[۱] میں رباط[۲] کی فضیلت

ابو الحسن ربعی نے کتاب فضائل الشام میں کہا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو پہاڑوں کے درمیان ایک شہر ہے جس کو عکا[۳] کہتے ہیں جو ثواب کی حرص سے اس میں آئے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جو نفرت کی راہ سے اس سے چلا جائے تو اس کے نکلنے میں برکت نہ ہو گی اور اس میں ایک چشمہ عین البقر نامی ہے جو اس کا پانی پئے گا۔ اللہ اس کے پیٹ کو نور سے بھر دیگا۔ اور جو اس سے غسل کریگا قیامت تک طاہر (پاک) رہیگا۔

سلہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کی سند ضعیف ہے ۱۲

سلہ ملک شام میں ایک شہر ہے۔

سلہ جہاد کے لئے مستعد رہنے کو رباط کہتے ہیں۔

(۱۶) اندھے کو لے چلنے کی فضیلت

ابوعبداللہ بن مندہ نے امالی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی کسی اندھے کو چالیس قدم لے چلے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں"۔ امام ابوعبداللہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور امام احمد اور ابن معین اور ابوداؤد نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۱۷) مسلمان کی حاجت میں سعی کرنیکی فضیلت

ابواحمد عبداللہ بن محمد مفسر ناصح نے انس رضی اللہ عنہ سے نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اپنے بھائی مسلمان کے کسی کام میں سعی کرے خواہ وہ کام پورا ہو یا نہ ہو تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے واسطے دو نجاتیں لکھدی جاتی ہیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نجات نفاق سے۔

(۱۸) مصافحہ کرنیکی فضیلت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو وہ جدا نہیں ہوتے یہانتک کہ ان دونوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں"۔ ابن حبان اور ابویعلی اور حسن بن سفیان رحمہم اللہ نے اس حدیث کو نکالا۔

(۱۹) کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنیکی فضیلت

ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن میں کہا سہل بن معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے ۱۲ ۲؎ تبشیر العاصی میں ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا اور اذرعی نے موضوع ۱۲ ۳؎ روایت سنن میں بجز مغفرت کا ذکر آیا ہے ۱۲۔

علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کھانا کھایا پھر کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے۔" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔

اسلام میں درازی عمر کی فضیلت

ترمذی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالٰے نے کہا جب میرا بندہ چالیس برس کی عمر کو پہنچتا ہے میں اس کو تین بلاؤں جنون جذام اور برص سے عافیت میں رکھتا ہوں اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا حساب آسان لیتا ہوں اور جب ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو انابت (توبہ) کو اس کی طرف محبوب کر دیتا ہوں اور جب ستر کو پہنچتا ہے تو فرشتے اس کو دوست رکھتے ہیں اور جب اسی برس کو پہنچتا ہے تو اس کی حسنات (نیکیاں) لکھی جاتی ہیں اور برائیاں دور کیجاتی ہیں۔ اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ زمین میں اللہ کا قیدی ہے اور اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وہ (قیامت کے روز) اپنے گھر والوں کی شفاعت کریگا۔" اس حدیث کو دیگر محدثین نے بھی نکالا۔

لہ ۔فقیر مترجم عفی عنہ کہتا ہے کہ ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو نکالا۔

الحمد للہ

کہ اس رسالہ کے ترجمہ سے فقیر ۲۸ رجمادی الاولی ۱۳۴۳ھ یوم جمعہ

کو بمقام بلدہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن فارغ ہوا ۔

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ میرے اس ناچیز ترجمہ کو اپنے فضل وکرم سے

قبول فرمائے اور میرے، میرے والدین، میرے گھر والوں، میرے مشائخ اور

جملہ مسلمان بھائیوں بہنوں کے اگلے اور پچھلے، چھوٹے اور بڑے نئے اور پرانے

کھلے اور چھپے بھولے چوکے اور جانے بوجھے گناہوں کو بخشدے۔ مجھکو اور

ان سب کو دوزخ کی آگ اور قبر کے عذاب سے بچالے اور اپنی رحمت واسعہ

سے جنت الفردوس عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ